بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۱

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر: وحید الدین تنویر

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ ۲ وفا ۱۳۴۸ھش ۲ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۵۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے درخشندہ و تابندہ نشانات

وہ اقبال و عزت اور خدا کی مدد و نصرت جو آنحضرتؐ کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں اُس گمنامی کے زمانہ میں اسلام کے عروج اور شوکت اور ترقی کی خبر دینا جبکہ آپ مکہ معظمہ کی گلیوں اور کوچوں میں محض تنہا پھرتے تھے اور کوئی آثار کامیابی کے نمایاں نہ تھے محض تنہا پھرتے تھے اور آپ کا ایسے زمانہ میں آفاقگیر اقبال کی پیشگوئی کرنا جبکہ یہ رائے ظاہر کرنا بھی ہنسی کے لائق سمجھا جاتا تھا کہ ایسا بے کس اور گمنام شخص بھی بادشاہی کے درجہ تک پہنچے گا اور اس کا آسمانی تاج و تخت زمین پر بھی اپنا زبردست اور فوق العادت کرشمہ دکھائے گا بلاشبہ ایسی خبریں انسانی طاقت سے باہر ہیں اور پھر وہ خبریں ایسی صفائی سے پوری ہوگئیں کہ جیسے دن چڑھ جاتا ہے۔ پس ان کا پورا ہونا صاف طور پر یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ بلاشبہ ایک صادق کے لئے خدا کی گواہی ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۴)

(۲) "جن نبیوں کی عام طور پر کروڑہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے اور نصرت الٰہی بارش کی طرح ان پر برستی ہے وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بدذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا حالانکہ نہ کوئی وحی اس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے اس سے کوئی کلام کیا اس قدر عزت ہرگز نہیں دی جاتی جو شخص جائز رکھتا ہے جو ایسی عزت مفتری کو بھی دی جاتی ہے اور ایسی مدد اور نصرت اور ایسے آسمانی نشان اس کذاب دجال کو بھی ملتے ہیں جو خدا پر افترا کرتا ہے ایسا شخص دراصل خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور در پردہ وہ دہریہ ہے۔ یہی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے جو دنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سید و مولےٰ ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ اقبال اور عزت اور خدا کی مدد اور نصرت جو ان کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔"

(چشمۂ معرفت خاتمہ الکتاب صفحہ ۷)

اخبارِ احمدیہ

مری ۳۰ احسان بذریعہ تار

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● کوئٹہ ۳۰ احسان بذریعہ تار — مکرم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ مطلع فرماتے ہیں کہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہے۔ آپ کے پھیپھڑے بالکل صاف ہیں ان میں کسی قسم کا نقص نہیں نکلا۔ حالت بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

● بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم جناب سید میر مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال ۲۲ ماہ احسان کو بخیر و عافیت ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں۔ آپ سکنڈے نیویا میں اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ۱۲ احسان کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم میر صاحب موصوف کا وہاں جانا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ذریعہ اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین۔

● ربوہ یکم وفا (۹½ بجے صبح) دو تین روز سے یہاں شام کو جھکڑ چلنے اور مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہونے سے رات نسبتاً ٹھنڈی گزر رہی ہے۔ آج صبح بھی مطلع کسی قدر ابر آلود ہے، ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے اور موسم خوشگوار ہوگیا ہے۔ گو ابھی تک بارش تو نہیں ہوئی ہے لیکن گرمی کی شدت پہلے کی نسبت کم ہوگئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے:-

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب

سٹی بنک (مری ہلز)

"مری ہلز" بریکٹ میں لکھنا ضروری ہے اگر "مری ہلز" بریکٹ میں نہ لکھا ہو تو ڈاک مری پوسٹ آفس میں چلی جاتی ہے اس لئے دوست پتہ لکھتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پیشنر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی سچی حقیقی اور خالص عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

عبادت کا دسواں تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے تمام فیصلوں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت اطاعت اور اسکی رضا پر رکھیں

عبادت کا گیارہواں تقاضا یہ ہے کہ بدلہ لینے اور بدلہ دینے کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہمارے پیش نظر رہنی چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ ر ہجرت (مئی) ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ - وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذّٰریٰت ۵۶، ۵۷)

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البیّنہ آیت)

اس کے بعد فرمایا:۔

پچھلے خطبات میں میں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی سچی

حقیقی اور خالص عبادت

کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اصولاً انہیں ایک ہی حکم دیا گیا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ کے غیر کی پرستش نہ کرو۔ شریعت کی ساری تعلیم اور ہدایت۔ اس کے سب احکام اور نواہی اسی مرکزی نقطہ کے گرد گھومتے ہیں اور عبادت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس فقرہ میں بیان کی ہے کہ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

دین کے مختلف معانی حقیقی عبادت کے مختلف تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس وقت تک میں نو تقاضوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں۔

دین کے دسویں معنی

جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں قضایا فیصلہ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری زندگیاں ایک نقطۂ نگاہ سے فیصلوں کے گٹھڑ ہیں۔ ہم صبح سے لے کر شام تک بیسیوں سینکڑوں بلکہ بعض دفعہ ہزاروں فیصلے کرتے ہیں۔ ہم اپنے متعلق بھی فیصلے کرتے ہیں۔ مثلاً ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا ہم نے اپنے اوقات کو گپ شپ میں خرچ کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کو معمور کرنا ہے۔ ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آج کے مختلف کاموں کو کن اوقات میں کرنا ہے۔ مجھے قریباً ہر روز سوچ کر یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ میں نے اپنے کاموں کو کس پروگرام کے ماتحت کرنا ہے۔ مثلاً ڈاک میں فلاں وقت دیکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں ڈاک اس وقت دیکھوں گا یا فلاں کام فلاں وقت کروں گا۔ بعض اوقات دوست بے وقت ملنے کے لئے آجاتے ہیں اور میرا سارا پروگرام درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کبھی میں اپنی مرضی کرتا ہوں اور کبھی ان کی بات مان لیتا ہوں۔ بہرحال مجھے ہر روز اپنے کاموں کے متعلق فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور آپ میں سے ہر ایک کو بھی ہر روز کچھ فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ چاہے انسان کو احساس ہو یا نہ ہو لیکن انسان کا دماغ فیصلے کرتا ہے۔ مثلاً انسان اصولی طور پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں۔ اپنے اقرباء اور ان لوگوں سے جو اس پر انحصار رکھتے ہیں اور وہ ان کا راعی ہے کس قسم کا سلوک کرے۔ بعض لوگ اپنی طبیعت کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر ان کی طبیعت میں سختی ہے۔ تو ان کا سلوک سخت ہوتا ہے۔ اگر ان کی طبیعت میں ضرورت سے زیادہ نرمی ہے۔ تو ان کا سلوک اپنے لواحقین سے ضرورت سے زیادہ نرم ہوتا ہے۔ اور وہ ان کی تربیت کو نظر انداز کرنے والے بن جاتے ہیں۔

اسی طرح ہم

ہم اپنے ہمسائیوں کے متعلق

بعض فیصلے کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میرے ہمسائے کا مجھ پر بڑا حق ہے۔ اس کی ہر ضرورت کو میں اسی طرح پورا کرونگا جس طرح میں اپنے قریبی رشتہ داروں کی ضرورتوں کو پورا کرونگا۔ بعض لوگ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہمسائے نے ایک مصیبت ڈال رکھی ہے۔ آج یہ چیز لینے آگیا۔ دس دن کے بعد دوسری ضرورت کو بیان کر دیا اور کسی چیز کا مطالبہ کر دیا۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ قیمت کے لحاظ سے شاید مہینہ بھر کے مطالبات چند پیسوں کے ہوں لیکن چونکہ ان کی طبیعتوں کا رجحان اس

طرف ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے ہمسایوں کو اس بات کی اجازت نہیں دینی کہ وہ ہمیں ہر روز تنگ کرتے رہیں۔ اس لئے وہ ان سے وہ سلوک نہیں کرتے جو وہ ان سے اس صورت میں کرتے کہ ان کے فیصلے مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے مطابق ہوں اور اگر ان کا فیصلہ ان احکام کے مطابق ہوتا جو اللہ تعالےٰ نے دیئے ہیں تو ان کا سلوک اور ہوتا اور ان کے احساسات اور جذبات یہ ہوتے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر کتنا فضل کیا ہے۔ کہ اس نے ہمارے ہمسائے کو ایک دھیلہ یا دو پیسہ کی ضرورت پیدا کر دی اور اس طرح اس نے ہمارے لئے ایک عظیم ثواب کا سامان پیدا کر دیا۔ وہ اس رنگ میں بھی سوچ سکتے ہیں۔ اور اپنے فیصلے کر سکتے ہیں۔

غرض ایک نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگیاں فیصلے ہی فیصلے ہیں۔ وہ فیصلوں کا مجموعہ ہیں بالکل اسی طرح جس طرح روئی کی گانٹھیں بنا دی جاتی ہیں اور روئی کے ریشے ان کے اندر آ جاتے ہیں۔ ہماری زندگی کے فیصلوں کی ہر روز ایک بیل (Bale) یعنی گانٹھ بنتی ہے وہ فیصلے وقت کے پریس میں دب جاتے ہیں اور شام کو ہم معمولی سی گٹھڑی فیصلوں کی لاتے ہیں۔ حالانکہ اس گٹھڑی میں اسی طرح بے شمار فیصلے ہوتے ہیں۔ جیسے روئی کی گانٹھ میں بے شمار ریشے ہوتے ہیں۔ ہمارا دن فیصلے کرتے ہوئے گزر جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم نے ان

فیصلوں کی بنیاد دو چیزوں پر رکھ سکتے ہو۔

ایک میری محبت اطاعت اور میری رضا کی جستجو پر اور دوسرے اپنی مرضی پر۔ اگر تم اپنے فیصلوں کی بنیاد اپنی مرضی پر رکھو گے یا اللہ کے سوا کسی اور کی مرضی پر رکھو گے تو تم اللہ تعالےٰ کی پرستش اور عبادت کا حق ادا نہیں کر رہے ہو گے۔ اگر تم اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم عبادت کا حق ادا کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں اپنے فیصلوں کو خالصۃً للہ بنانا پڑیگا۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو تم مشرک بن جاؤ گے۔ تم دہریہ بن جاؤ گے تم اللہ تعالےٰ کے عبادت گزار بندے نہیں ہو سکو گے۔

پس اَلدِّیْنُ اَلْقَضَاءُ کے دین کے معنی قضا کے ہیں اور قضا کا لفظ دو موٹے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک تو یہ لفظ حکم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور دوسرے یہ قضا کے فیصلوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور یہاں ہم یہ دونوں معنی لے سکتے ہیں۔ بہرحال ایک معنی قضا کے حکم دینا۔ اپنے یا غیر کے متعلق فیصلہ کرنا یا ہدایت دینا یا ڈائرکٹو دینا ہیں۔ ان لوگوں کو جو ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور جن کو ہدایت دینا ہمارا فرض ہے۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر ہے پرنسپل ہے۔ گھر کا مالک ہے۔ محلہ کا عہدہ دار ہے۔ ان سب کو حکم یہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ کرنے لگو تو اس بات کا خیال رکھو کہ تمہارے فیصلہ کی بنیاد احکام الٰہی پر ہو اس کے بغیر تمہارا عبادت کا دعوےٰ غلط ہو گا۔ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں

خدائے واحد یگانہ کی عبادت

کرتا ہوں اور کسی کی پرستش نہیں کرتا لیکن جس وقت محلہ میں کوئی ہدایت دینی ہو کوئی حکم جاری کرنا ہو۔ تو وہ تعصب اور حسد سے کام لیتا ہے اور اگر کوئی پریذیڈنٹ تکبر حسد یا تعصب کی بناء پر فیصلہ کرتا ہے تو خدائے واحد کی عبادت کیسی کہ اس نے خدا کے لئے اس چیز کا بھی خیال نہیں رکھا کہ وہ تعصبات سے پاک ہو کر اور حسد کو کلی طور پر اپنے خیالات سے باہر پھینک کر اپنے فیصلے کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خواہ فیصلہ حکم۔ ہدایت یا ڈائرکٹو کی شکل میں ہو جو ایک قاضی باہم جھگڑوں میں کرتا ہے وہ فیصلہ خالصۃً اللہ کے لئے جو جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ فیصلہ اللہ کے احکام اور اس کی ہدایات کے ماتحت ہو اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے اس معنی کے لحاظ سے قضا کے جو بعض پہلو نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ان میں سے مثلاً ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ اسراء میں فرماتا ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ہم نے فیصلے مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے ماتحت کرنے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچا جائے۔ اس کے بغیر حقوق اللہ ادا نہیں ہو سکتے انسان ایک چیز کے حصول میں بڑا پیسہ خرچ کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ ناجائز خرچ بھی کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں اپنے پیسے خرچ کرنے کی وجہ سے اور اپنے مال کی بدولت اپنے مقصود کو حاصل کر لوں گا اور نہیں جانتا کہ اس مال پر بھی اللہ کا تصرف۔ اس کا فیصلہ اور اسکی قضا جاری ہے۔

اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر بڑے انعام کرتا ہے

اور بیشمار انعام ایسے ہیں کہ وہ جب کرتا ہے تو انہیں واپس نہیں لیتا لیکن بعض انعامات کو وہ واپس لیتا ہے تا بندہ یہ نہ بھول جائے کہ جو انعامات اس سے چھینے گئے وہ اس کی کسی خوبی یا اس کی کسی عزت یا اس کی کسی طاقت کی وجہ سے نہیں چھینے گئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل نے ہی وہ چیزیں اس کے پاس اسے دی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالےٰ انسان کو بچے دیتا ہے۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ بعض استثناء ہیں۔ ہر خاوند اور بیوی کو بچے دیتا ہے اس کا یہی قانون ہے۔ خدا کہتا ہے کہ بچوں کے متعلق جو تم فیصلہ کرو۔ جو بھی [illegible] تم لو وہ خالصۃً میری رضا کے لئے ہو۔ میری محبت میں ہو اور میری اطاعت کیلئے ہو۔ ماں کہتی ہے بچے پر دین کا زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ بیچارے کو تکلیف ہو گی۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ یہ بچہ میرا تھا۔ میں اسے واپس لے لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اسے وفات دے دیتا ہے۔ پھر ماں وہاں بھی ناشکری کرتی ہے۔ وہ پیٹنا شروع کر دیتی ہے لیکن نیک مائیں تیمارداری میں اور علاج میں پورا زور لگانے کے بعد جب

اللہ تعالےٰ کا فیصلہ

صادر ہو جاتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر بشاشت کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہیں۔ یہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے والے ماں اور باپ وہ ہیں کہ جب وہ بچہ کے متعلق فیصلے کر رہے ہونگے تو وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کیلئے فیصلے کر رہے ہونگے انکو پتہ ہے کہ یہ خدا کا انعام ہے ہمارا اس پر زور نہیں۔ وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔ اس نے جو خدا کی چیز ہے اس کو خدا کی محبت میں محو اور اس کے نور سے منور رکھنا ضروری ہے وہ اس کی اس رنگ میں تربیت کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس رنگ میں بچوں کی تربیت نہیں کرتے۔ وہ دراصل شرک اور کفر کر رہے ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا بچہ ہے۔ ہم اسے تکلیف کیوں دیں خدا کہتا ہے۔ یہ میرا بندہ ہے میری بندگی کے لئے اسے تیار کرو اور میری راہ میں مشقتیں برداشت کرنے کی اسے عادت ڈالو لیکن ماں باپ کا فیصلہ الٰہی فیصلہ سے متاثر ہو جاتا ہے۔ تب اس بندہ کو جھنجھوڑ کر جگانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی ایک دوسری قضا آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور اس دنیا سے اسے اٹھا لیتی ہے۔ اسی طرح اموال ہیں یا دوسری چیزیں ہیں جو اللہ تعالےٰ انعام کے طور پر اپنے بندوں کو دیتا ہے جب بندہ ان کی قدر نہیں کرتا جب بندہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی عبادت پر قائم نہیں رہتا۔

جب بندہ ان انعامات کو اپنے علم یا اپنے زور یا اپنی فراست یا اپنے تجربہ یا اپنے مال کا نتیجہ سمجھتا ہے تو خدا کہتا ہے تم غلطی پر ہو۔ یہ میرا انعام تھا۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تمہارے کسی زور یا تجربہ یا محنت یا علم کے نتیجہ میں تمہیں ملا ہے تو دیکھو میں ایک اور فیصلہ صادر کرتا ہوں اور یہ مال تم سے چھین لیتا ہوں (وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ) مومنوں کا امتحان ہوتا ہے۔ کمزوروں کی کمزوری دور کرنے کا طریق اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار کیا ہے کہ وہ انہیں آزماتا ہے۔ دیکھو اب گندم تیار تھی

زمیندار بڑے خوش تھے

کہ بڑی اچھی فصل ہے۔ حکومت کا خیال تھا کہ شاید پچھلے سال سے دس لاکھ ٹن گندم زیادہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ گندم دینا یا گندم کو روک لینا میرے اختیار میں ہے۔ بیشک تمہاری مصنوعی کھادیں اور تمہارے نئے بیج استعمال کئے گئے۔ اور یہ ٹھیک ہے کہ یہ چیزیں میرے دیئے ہوئے علم کے مطابق پیدا کی گئی ہیں لیکن ان کا نتیجہ نکالنا بھی اسی طرح میرے ہاتھ میں ہے جس طرح ان چیزوں کا بنا لینا میرے دیئے ہوئے علم کے نتیجہ میں ہے۔ میری پیدا کی ہوئی اشیاء کے نتیجہ میں ہے۔ "لاشیئ" محض سے کوئی یہ چیزیں پیدا نہیں کر سکتا۔ ویکم (Vacuum) اور خلاء میں سے تو انسان کوئی چیز نہیں پیدا کر سکتا ہاں خدا کی پیدا کردہ مختلف اشیاء کی شکلیں بدلنے کا اس کو اختیار دیا گیا ہے اور اس قانون کے مطابق اختیار دیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے وضع کیا ہے اور جس قانون کو انسان بدل نہیں سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کو استعمال کرنے کے بعد انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اشیاء سے فائدہ حاصل کرتا ہے تو وہ فخر میں مبتلا ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے علم۔ اپنے زور۔ اپنے تجربہ اور انوسٹمنٹ (Investment) یعنی سرمایہ لگانے کے نتیجہ میں کھاد بنائی۔ میں نے ٹیوب ویل لگائے۔ میں نے نئے بیج نکالے۔ اور اب ان چیزوں کے نتیجہ میں مجھے بڑی مقدار میں گندم مل جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ بات میرے اختیار میں ہے کہ میں جس رنگ میں چاہوں نتیجہ نکالوں۔ چند دن ہوئے میرا اندازہ ہے کہ پندرہ بیس منٹ کے لئے ژالہ باری ہوئی اور بعض زمینداروں کے کھیت اس طرح صاف ہو گئے کہ گویا وہاں گندم بوئی ہی نہ گئی تھی۔ پھر کسی کا روپیہ میں سے بارہ آنے نقصان ہوا کسی کا آٹھ آنے نقصان ہوا۔ کسی کا چار آنے نقصان ہوا۔ بہرحال

اللہ تعالیٰ کی جو مرضی تھی وہ پوری ہوئی

اور جب وہ مرضی پوری ہوئی تو بعض بندوں نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ۔ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ خدا کے فیصلہ اور منشاء اور اس کے ارادے کے بغیر تو کوئی چیز ہوتی نہیں اور یہ چیز اسکی تھی اس نے واپس لے لی۔ ایک ہاتھ سے اس نے یہ چیز ہمارے ہاتھ میں پکڑائی اور دوسرے ہاتھ سے واپس لے لی۔ اور کہا میں تمہاری آزمائش کروں گا۔ اور دیکھوں گا کہ تم یہ چیز میری سمجھتے ہو یا اپنی سمجھتے ہو۔ چنانچہ اس نے کسی سے تو روپیہ کا روپیہ واپس لے لیا۔ کسی سے روپیہ میں سے بارہ آنے واپس لے لئے۔ کسی سے اٹھنی واپس لے لی۔ کسی سے چونی واپس لے لی اور کسی سے دونی واپس لے لی۔ پھر دیکھا کہ ان کا ردِ عمل کیا ہے۔ کیا ان کے ہونٹ لٹکتے اور پھڑپھڑاتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں یا وہ بشاشت کے ساتھ اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس کے کنارے پر کھڑے ہو کر الحمد للہ پڑھتے ہیں۔ اگر وہ دوسرا طریق اختیار کرتے ہیں تو وہ حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کی عبادت میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں۔ لیکن جو لوگ شکوہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حق ہم سے چھین لیا اور یہ نہیں سمجھتے کہ جو کچھ ہمیں ملا وہ بھی تو ہمارا حق نہ تھا وہ بھی خدا کی چیز تھی اور اس نے ہمیں اپنے فضل اور انعام کے طور پر دی تھی ان کی عبادت حقیقی نہیں۔ وہ شرک میں مبتلا ہیں۔ غرض جو چیزیں ہم سے چھینی جاتی ہیں ان کے متعلق بھی ہمارا ایک ردِ عمل ہوگا۔ اور جو چیز باقی رہ جاتی ہے اس کے متعلق بھی ہم فیصلہ کرتے ہیں۔ اب اگر کوئی یہ فیصلہ کرے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے ظلم سے زبردستی چھین لیا ہے اور جو چیز باقی رہ گئی ہے وہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کروں گا تو ایسا آدمی بڑا احمق ہے کیونکہ جو کچھ رہ گیا ہے اس پر بھی تو وبال آ سکتا ہے اس پر بھی تو

ہلاکت کی آندھیاں چل سکتی ہیں

اس پر بھی تو تباہی آ سکتی ہے یا اس کے نتیجہ میں اس کے گھر میں بیماری پیدا ہو سکتی ہے اگر خدا کا یہی منشاء ہو تو۔ مثلاً باغ کا مالک بڑے فخر سے پھل توڑ کر لاتا ہے اور اس پھل کے اندر خدا تعالیٰ نے بیماری کے کیڑے پیدا کئے ہوتے ہیں وہ وہ پھل چھپا کر گھر لاتا ہے کہ رستہ میں اسے کوئی غریب اور محتاج نہ مل جائے کہ اسے وہ پھل دینا پڑے۔ اور گھر آ کر بچوں کو کہتا ہے میں تمہارے لئے یہ پھل چھپا کر لایا ہوں آؤ اسے کھاؤ۔ بچے وہ پھل کھاتے ہیں اور بیمار ہو جاتے ہیں اور بعض ان میں سے مر بھی جاتے ہیں کیونکہ اس پھل میں بیماری کے کیڑے تھے۔ اور جن لوگوں سے وہ پھل چھپا کر لاتا ہے وہ اس بیماری سے بچ جاتے ہیں۔ پس اگر پھل میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے یا بچے ہیں کچھ ان میں سے خدا نے لے لئے اور کچھ باقی رہ گئے ہیں۔ اگر مال میں سے کچھ حصہ خدا تعالیٰ نے لے لیا ہے اور کچھ باقی رہ گیا ہے یا جسمانی طاقت میں سے کچھ اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے اور کچھ باقی رہ جاتی ہے تو یہ بھی خدا تعالیٰ کا انعام ہے۔ ایک عزیز مجھے ملنے کے لئے آیا۔ وہ بہت مستعد۔ چوکس اور چوبیس گھنٹے کام کرنے والا نوجوان تھا اور بڑا مخلص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا امتحان لیا اور اس کو بیمار کر دیا۔ اپنڈے سائٹس کا دورہ اسے ہوا جس کا اپریشن ہوا۔ کل وہ مجھے ملنے آیا تو اس کا حلیہ بالکل بدلا ہوا تھا مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اس کے لئے دعا بھی کی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جسمانی طاقت بھی واپس لے لیتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے میری ساری طاقت اور قوت چھیننا چاہتا تھا میں بڑا چالاک ہوں میں نے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ کے ماتحت (یعنی وہ سمجھتا ہے کہ میں خدا کو دھوکہ دے رہا ہوں) چالاکی کر کے کچھ طاقت اپنی بچا لی ہے نعوذ باللہ تو اس سے بڑھ کر اور کوئی حماقت نہیں ہو سکتی۔ جو طاقت باقی رہ گئی وہ بھی خدا کی دین اور اس کا انعام ہے اس پر الحمد للہ پڑھنی چاہیئے تا کہ جو کمی پیدا ہو گئی

ہے وہ دُور ہو جائے اللہ تعالیٰ پھر اپنا فضل کرے۔

غرض اِس

دُنیا میں اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے

اور بڑا احمق اور بدبخت ہے وہ شخص جو یہ سمجھنے لگے کہ آدھا خدا کا حکم چلتا ہے اور آدھا میرا چلے گا۔ حکم خدا ہی کا چلے گا اسی لئے ہمیں خدا نے کہا۔ اس نے ہمیں تنبیہہ کر دی اور ہمیں یہ ہدایت دے دی تاکہ ہم اس کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنیں کہ جب تم نے decision لینے ہوں۔ جب تم نے فیصلے کرنے ہوں تو یاد رکھو کہ تمہارا کوئی فیصلہ۔ تمہارا کوئی decision۔ تمہارا کوئی ڈائرکٹو (Directive) تمہاری کوئی ہدایت اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی ہدایتوں کے خلاف نہ ہو اور تمہارا ہر فیصلہ اس کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم خدا کے مخلص عبادت گزار بندے بن جاؤ گے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم عبادت کرتے ہوئے دُنیا کو نظر بھی آؤ گے لیکن خدا کی نگاہ میں تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو گے جن کے متعلق وہ کہتا ہے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی عبادت کو خالصۃً اللہ کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ پس شرک کا کوئی شائبہ نہیں ہونا چاہیئے اور وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اس میں اللہ تعالیٰ نے آپس کے معاشرہ کو اور باہمی تعلقات کو مختلف پہلوؤں سے بیان کیا ہے۔ گو یہاں اس نے صرف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا کہا ہے لیکن اس میں تمام معاشرہ کے حقوق کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ انسان کی اپنی زندگی میں دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ کبھی وہ اپنی زندگی میں محسن ہوتا ہے وہ دوسروں کے لئے اور ان کی بھلائی کے لئے کام کر رہا ہوتا ہے اور کبھی وہ سینکڑوں آدمیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اس کی بھلائی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہاں بتایا کہ جب تم معاشرہ کے اس حصہ کو دیکھو اور دیکھو کہ سینکڑوں لوگ تمہاری بھلائی کے لئے کام کر رہے ہیں (والدین کا لفظ محض علامت کے طور پر ہے) تو تم نے بھی اس کے بدلہ میں احسان کرنا ہے۔ تم خود کو دیکھو ایک دُنیا تمہاری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ تم پر احسان کر رہی ہے۔ مزدور کام میں لگے ہوئے ہیں اور وہ ہمارے لئے کپڑا بنا رہے ہیں۔ زمیندار کام میں لگے ہوئے ہیں اور وہ ہمارے لئے کھانے پینے کا انتظام کر رہے ہیں۔ درزی کام میں لگے ہوئے ہیں اور وہ ہمارے لئے کپڑے سی رہے ہیں۔ کارخانے لگے ہوئے ہیں اور ہمارے لئے وہ کاغذ بنا رہے ہیں جس پر میں یہ نوٹ لکھتا ہوں یا جب موقع ہو تو آپ بھی اپنی ضروری یادداشتیں اس پر لکھتے ہیں۔ وہ قلمیں بنا رہے ہیں۔ غرض

ہزارہا چیزیں ہماری ضرورت کی ہیں

جو دوسرے لوگ ہمارے لئے بنا رہے ہیں۔ یہ ان کا احسان ہے ورنہ ہمارا کسی پر کوئی حق نہ تھا کہ وہ ہمارے لئے کپڑے سیئے۔ ہمارے لئے قلم بنائے۔ ہمارے لئے کاغذ بنائے یا ہمارے لئے غلّہ اُگائے وغیرہ۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سارا احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اس نے یہ سب انتظام کیا ہے۔ اس نے ہمیں ایک ہی والد نہیں دیا۔ اس نے ہمیں ایک ہی والدہ نہیں دی جو ہماری پرورش کرتی اور ہمارے لئے ہزار قسم کے دُکھ اُٹھاتی ہے بلکہ ساری دُنیا کو اس نے ہمارے کام پر لگا دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سب جو تمہارے لئے کام پر لگے ہوئے ہیں ان پر تم نے بھی احسان کرنا ہے۔ یہ تعلیم حقوق العباد کے متعلق پوری اور مکمل تعلیم ہے جو ہر شعبۂ زندگی پر حاوی ہے۔

پھر قضاء کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نظر آتا ہے کہ فیصلے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہی نہ ہوں بلکہ بشاشت سے بھی ہوں اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب آیت: ۳۷) جب خدا اور اس کے رسول کا فیصلہ ہو تو پھر اپنا اجتہاد نہیں کرنا۔ بعض لوگ وہاں بھی اپنا اجتہاد شروع کر دیتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی واضح ہدایات موجود ہیں قرآنِ کریم میں یا نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یا آپ کی سُنّت اور اُسوہ میں۔ اس وقت یہ کہنا کہ یہ پُرانے زمانہ کی بات ہے اب یہ حکم نہیں چلتا غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دائمی شریعت میں جو احکام نازل کئے ہیں ان کی پابندی ضرور کرو۔ اگر یہ پابندی ہم نہیں کرتے تو پھر ہمارے فیصلے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے مطابق نہیں۔ وہ خالصۃً خدا کی اطاعت اور اس کی رضا کے حصول کے لئے نہیں بلکہ ہم اپنی دُنیا بسانا چاہتے ہیں اور اس دُنیا کو حسین اور منوّر نہیں بنانا چاہتے جس دُنیا کو اللہ تعالیٰ اپنی ہدایتوں اور اپنے انوار کے ذریعہ خوبصورت اور منوّر دُنیا بنانا چاہتا ہے۔ پس فرمایا اگر تم بشاشت کے ساتھ احکامِ الٰہی کے سامنے اپنی گردنیں رکھو گے اور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت اور آپ کے ارشادات کو قبول کرو گے تب عبادت کا حق ادا ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔

اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ جہاں واضح ارشادات نہ ہوں وہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں

اجتہاد کی اجازت

دی ہے لیکن اجتہاد کی یہ اجازت اس شرط کے ساتھ دی ہے کہ اس میں نفس کی ملونی نہ ہو بلکہ اجتہاد دعاؤں کے ساتھ ہو۔ عاجزی کے ساتھ ہو۔ پُوری کوشش اور محنت کر کے، پہلی مثالوں کو دیکھ کر قرآنِ کریم پر غور کر کے اور احادیثِ نبویؐ کو سامنے رکھ کر ہو۔ سو نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو اُسوہ ہمارے سامنے ہے اپنے فیصلوں کو اس کے مطابق کرنے کی پُوری کوشش کرو اور پھر تم اجتہاد کرو تا تمہارا اجتہاد مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کا مصداق ہو۔ تمہارا اجتہادی فیصلہ خالصۃً اللہ کے لئے اور اس کی اطاعت میں ہو۔

تیسری چیز جو قضاء کے متعلق بنیادی طور پر ہمیں قرآنِ کریم میں نظر آتی ہے یہ ہے کہ ہر فیصلہ حق و انصاف پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اگر ہمارے فیصلے حق اور انصاف پر مبنی نہیں تو پھر ہم صرف دُنیا ہی کے گنہگار نہیں ہیں بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی گنہگار ہیں۔ ہم اس کی پرستش کا حق ادا نہیں کر رہے۔

ہمارے مُلک میں بھی اور بعض اَور مُلکوں میں بھی

سفارش کی لعنت

پیدا ہو گئی ہے۔ اور جس مُلک کے فیصلوں کی بنیاد حق و انصاف کی بجائے سفارشوں پر ہو میرے نزدیک خدا ایسے حالات میں اس مُلک کو ترقی نہیں دے سکتا۔ احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی عمل کریں اور

دوسروں کو بھی سمجھائیں کہ حق کے بغیر کوئی چیز لینے کی کوشش نہ کریں اور نہ اس کی خواہش کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ یہ صحیح ہے کہ جب تک سفارش کا کُلّی طور پر قلع قمع نہیں کیا جاتا اس وقت تک جائز حقوق کے حصول کے لئے بھی سفارش کی ضرورت پڑے گی۔ اور یہ قوم کی بدقسمتی ہے لیکن پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ سفارشات سے بچا جائے۔ یہ قومی فریضہ ہے (آگے چل کر مَیں بتاؤں گا کہ اللہ تعالےٰ نے قومی فرائض یا بین الاقوامی فرائض کی ادائیگی پر کس رنگ میں زور دیا ہے) خصوصاً جو ہماری اگلی نوجوان نسل ہے۔ اس کے اندر تو یہ چیز داخل کر دینی چاہیئے کہ نہ وہ سفارش کریں گے اور نہ سفارش کو برداشت کریں گے ہمارے فیصلے حق و انصاف پر ہونے چاہئیں۔ سفارشوں پر ہمارے فیصلے نہیں ہونے چاہئیں اور نہ رشوت پر۔

گیارھویں معنی دین کے جزا اور بدلہ کے ہیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بدلہ لینے اور بدلہ دینے یعنی جزا و سزا کے میدان میں جو ہمارے فیصلے ہیں اور اعمال جو اس سے تعلق رکھتے ہیں وہ خالصۃً اللہ کے لئے ہونے چاہئیں۔ جزا لینا اور جزا دینا دونوں باتیں اس کے اندر آجاتی ہیں دونوں میں مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کی ذہنیت پیدا ہونی چاہیئے۔

ہمارا جو سلوک اپنے انسان بھائیوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق ہوتا ہے۔ دُنیا اسے احسان کہتی ہے لیکن اسلام کہتا ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ احسان نہیں ہے۔ اسلام نے احسان کے لفظ کو اپنی ایک اصطلاح مقرر کر کے اس میں استعمال کیا ہے اس لئے کسی کے ذہن میں غلط نہ ہو۔ احسان کے جو معنے دُنیا لیتی ہے اس معنی میں اسلام حسنِ سلوک کرنے والے کے لئے احسان کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ وہ جزا لینے سے انکار کی ذہنیت پیدا کرتا ہے یعنی ایک سچا مسلمان یہ کہتا ہے کہ مَیں بدلہ نہیں لوں گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہارے بدلہ اور جزا لینے سے متعلق اعمال میرے اس حکم کے ماتحت اور میری اس ہدایت کے مطابق ہونے چاہئیں کہ

لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا (الدھر آیت ۱۰)

ہم تم سے کسی جزاء کی خواہش نہیں رکھتے۔ نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمیں بدلہ دو یہاں تک کہ ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ تم ہمارا شکر ادا کرو۔ بدلہ لینے کا تو سوال ہی نہیں۔ پس جہاں تک جزاء اور مکافات اور بدلہ کا سوال ہے وہ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ خالصۃً اللہ کے لئے ہونا چاہیئے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ

دین کے اس معنی کے لحاظ سے دو پہلو ہیں

(۱) بدلہ لینا (۲) بدلہ دینا۔ بدلہ لینے کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا ہر حسنِ سلوک اس معنی میں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے احسان کا لفظ استعمال کیا ہے ایسا ہونا چاہیئے کہ تمہارے دل میں نہ صرف یہ خیال پیدا نہ ہو کہ یہ شخص اس کا بدلہ دے گا۔ احسان کے مقابلہ میں احسان کریگا بلکہ تمہیں یہ خیال بھی پیدا نہ ہو کہ کم از کم اسے میرا شکریہ تو ادا کرنا چاہیئے بعض لوگ کسی کی تھوڑی سی خدمت کر کے کہہ دیتے ہیں بڑا ناشکرا ہے یہ شخص اس نے ہمارا شکریہ بھی ادا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ تمہیں کہتا ہے کہ تم اس کی بھی توقع نہ رکھو کہ وہ تمہارا شکر ادا کرے گا۔ پس جس نے خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان کی خدمت کی ہے۔ جس نے دُنیا کی تکلیفوں کو دُور کرنے کے لئے خود مصائب برداشت کئے ہیں اس کو خدا کا یہ حکم ہے کہ تم نے جزاء لینے کا خیال بھی دل میں نہیں لانا۔ تم نے یہ بھی نہیں سوچنا کہ اس شخص کو تمہارا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ یہ اسلام کی نہایت عجیب تعلیم ہے اور اسے قرآنِ کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مَیں اِس وقت صرف یہ بات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم بدلہ لینے کے میدان میں یہ خیال کرو گے کہ جس شخص سے تم نے حُسنِ سلوک کیا۔ جس کی تم نے خدمت کی اور جس کی تکلیف کو دُور کرنیکی تم نے کوشش کی اسے تمہیں اس احسان کا کچھ بدلہ دینا چاہیئے۔ اُسے کم از کم تمہارا شکر ادا کرنا چاہیئے تو تم نے خدا تعالیٰ کی پرستش کا حق ادا نہیں کیا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی سچی اور حقیقی عبادت کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ راہ ہے کہ تم بنی نوع انسان کی خدمت کرو۔ تم ان سے حُسنِ سلوک کرو۔ تم اپنے بھائیوں کے لئے مصائب برداشت کرو۔ تکلیفیں اور دُکھ سہو اور ہر چیز کو بھول جاؤ تمہیں یہ خیال ہی نہ رہے کہ تم نے کچھ کیا ہے کیونکہ تم نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے کیا ہے۔ اگر واقعہ میں تمہارا دعویٰ سچا ہے کہ تم جو کچھ کر رہے ہو وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے کر رہے ہو۔ لیکن اگر تم نے وہ احسان خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہیں کیا تو تم نے خدا کی عبادت نہیں کی۔ تم اس دعویٰ میں جھوٹے ہو کہ تم مُشرک نہیں ہو بلکہ توحیدِ خالص پر قائم ہو۔ غرض

یہ جزاء لینے کے متعلق اصولی تعلیم تھی

جس شخص پر احسان ہُوا ہے اس کو اللہ تعالےٰ ایک اَور زاویۂ نگاہ سے مخاطب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمان آیت: ۶۱) کہ کیا احسان کا بدلہ اور احسان کی جزاء احسان کے سوا کچھ اَور بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی جس شخص نے حُسنِ سلوک کیا اس کو تو یہ کہا کہ تم نے بدلہ میں احسان کی توقع نہیں رکھنی کیونکہ تم نے جو کچھ کیا ہے میری خاطر کیا ہے اور جس کے ساتھ حُسنِ سلوک ہُوا تھا جس کی خاطر اس نے دُکھ اُٹھائے تھے جس کی خدمت کی گئی تھی اس کو یہ کہا کہ اگر تم میری سچی پرستش کرنا چاہتے ہو تو یہ یاد رکھو

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

اگر تم اپنے خدمت گزار بندوں اپنے پیار کرنے والے بھائیوں کی جو تمہاری خاطر دُکھ اُٹھاتے ہیں اسی طرح خدمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گے (جب بھی اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے) اور تمہارے دل میں شکر کے جذبات نہیں ہوں گے تو تم نے خدا تعالیٰ کی پرستش کا حق ادا نہیں کیا۔ اگر تم توحیدِ خالص پر قائم رہنا چاہتے ہو اور اس حکم کی تعمیل کرنا چاہتے ہو کہ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

تو تمہارا فرض ہے کہ جب کوئی بھائی تم سے محبت اور پیار کا اور احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کا سلوک کرے تو تم اسکے مقابلہ میں اپنی قوت اور استعداد کے مطابق اس سے بڑھ کر سلوک کرنیکی کوشش کرو اور اسکے لئے اپنے دل میں انتہائی شکر کے جذبات پیدا کرو۔

شکر کے جذبات پیدا کرو۔

یہ تعلیم تو احسان کا بدلہ لینے اور دینے سے متعلق تھی۔

جزا اور سزا کا ایک پہلو اور بھی ہے

اور وہ یہ ہے کہ کسی نے کسی کو دکھ پہنچایا ہو تو اس کے متعلق بھی جزا اور بدلہ کا سوال ہوتا ہے اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے جو بنیادی حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ

جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا (الشوریٰ آیت ۴۱)

یعنی جتنی کسی نے بدی کی ہے جتنا دکھ کسی نے پہنچایا ہے۔ جتنا ظلم کسی نے کیا ہے جتنا مال کسی نے غصب کیا ہے اس سے زیادہ اسے نقصان نہ پہنچاؤ، جتنی ٹھیس احساسات کو کسی نے پہنچائی ہے اتنی ٹھیس پہنچانے کی تمہیں اجازت ہے زیادہ کی نہیں۔

جہاں تک احساسات کو ٹھیس پہنچانے کا سوال ہے انسان کو یہ جرم معاف ہی کر دینا چاہیئے میرے مونہہ سے یہ فقرہ نکل گیا ہے ورنہ کم از کم میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اگر کوئی میرے جذبات کو ٹھیس پہنچائے تو میں اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں۔

بہرحال اگر کسی نے کسی سے کوئی برائی کی ہو تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے بدلہ میں اس سے زیادہ برائی نہیں کرنی کیونکہ

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (الشوریٰ آیت ۴۱)

اللہ تعالےٰ ظالم کو پسند نہیں کرتا۔ جب اس نے تم پر ظلم کیا تو اللہ تعالےٰ کی نفرت کی نگاہ اس پر پڑی۔ اگر تم بدلہ لیتے ہوئے خود ظالم بن جاؤ گے تو خدا کی نفرت کے مستحق ہو گے اس کے پیار کے مستحق نہیں ہو گے تو جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا جتنا کسی نے ظلم کیا ہے اس سے زیادہ کا تمہیں حق نہیں۔ تمہیں بدلہ لینے کا زیادہ سے زیادہ جو حق دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تم نے برائی کے مطابق بدلہ لینا ہے۔ کیونکہ اگر تم نے زیادتی کی۔ تم نے تعدی کی، تو تم یاد رکھو کہ جو سلوک خدا کا ظالم کے ساتھ ہوگا وہی سلوک تمہارے ساتھ ہوگا۔ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اور یہ سلوک محبت کا نہیں ہوگا نفرت کا ہوگا یہ تو زیادہ سے زیادہ بدلہ لینے کا حق ہے جو تمہیں دیا گیا ہے لیکن اگر تم اپنے پیدا کرنے والے اور پیارے رب کی عبادت کا حق ادا کرنا چاہتے ہو تو

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ (شوریٰ آیت ۴۱)

تمہارے لئے یہ اجازت ضرور ہے کہ تم انتقام لینا چاہو تو برائی کے مطابق برائی کر سکتے ہو، لیکن تمہارا یہ نظریہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اسکی چونکہ میرے ساتھ لڑائی ہو گئی ہے اس لئے میں اب بغیر بدلہ لئے نہیں چھوڑوں گا۔ یہ کام ایک مسلمان کا کام نہیں قرآن کریم یہی کہتا ہے۔

ویسے اللہ تعالےٰ نے جذبات کو ٹھنڈا کر دینے کے لئے

بڑی عجیب تعلیم دی ہے

اس نے انسان کے خیالات کو بدل دیا ہے۔ ہمارے زمیندار بھائی پانی کے کھال پر لڑ پڑتے ہیں۔ ایک زمیندار دوسرے زمیندار کی دو فٹ زمین لے لیتا ہے اور بڑا خوش ہوتا ہے اور دوسرا وہ دو فٹ زمین واپس لینے کے لئے بعض اوقات پہلے کو قتل کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے کہ ہم تمہیں ایک اصول بتا دیتے ہیں تم اسکی روشنی میں بدلہ لے سکتے ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو بھول جاؤ۔ تم یہ نہ سوچو کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے اور میرا ایک حق چھینا گیا مجھے وہ حق واپس ملنا چاہیئے۔ تم یہ سوچو کہ میرا ایک بھائی ظالم بنا۔ خدا تعالےٰ کی ناراضگی اس نے مول لی مجھے اس کی فکر کرنی چاہیئے۔ اسے خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے بچانے کے سامان کرنے چاہئیں۔ اگر تم فوراً یہ بات سوچو گے تو تمہاری طبیعت کا جوش جاتا رہے گا۔ تمہارے جذبات ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ پھر تم یہ سوچو کہ بدلہ لینے کا جتنا حق تمہیں دیا گیا ہے وہ حق لینے سے اس کی اصلاح ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر وہ حق لینے سے اسکی اصلاح ہوتی ہے تو وہ حق تم اس نیت سے نہ لو کہ تمہیں مثلاً پانچ سو روپے مل جائیں گے بلکہ اس نیت سے لو کہ پانچ سو روپے کی وجہ سے اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور پھر اگر تم یہ سمجھو کہ اگر اس سے میں نے وہ حق واپس لیا جو اس نے مجھ سے چھینا ہے تو وہ اپنے رب سے اور بھی دور ہو جائے گا اس کی ذہنیت ہی اس قسم کی ہے تو تم اپنے دل میں یہ کہو کہ میں اپنے بھائی کی خاطر اس لئے کہ وہ کہیں خدا سے اور بھی زیادہ دور نہ ہو جائے اور اس سے بُعد کی راہوں کو وہ اختیار نہ کرے۔ اپنے پانچ سو روپے چھوڑتا ہوں، یہ رقم میری نظر میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

خدا تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں

وہ مجھے اس کا بدلہ دے گا اور خدا کہتا ہے فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ میں اس بات کی ذمہ داری لیتا ہوں کہ میں تمہیں اس کا بدلہ دوں گا۔ غرض ایک ہی فقرہ میں اللہ تعالےٰ نے حق چھڑوا بھی دیا اور حق سے زیادہ دے بھی دیا۔ اس نے کہا اگر اصلاح کا امکان ہو تو اپنا حق چھوڑ دو اور گھبراؤ نہیں تمہارے پانچ سو یا ہزار روپے جو ضائع ہوئے ہیں یا کوئی اور نقصان پہنچا ہے فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ میں اسکی ذمہ داری لیتا ہوں کہ تمہارا نقصان پورا کر دوں یہ غریب انسان (اور خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں دنیا کی ساری دولت بھی کسی کے پاس ہو تو وہ غریب ہی ہے) ہمیں کیا دے سکتا ہے۔ اس غنی نے تو ہم سے یہ وعدہ کر لیا کہ تم اسکی اصلاح کے لئے اپنا حق چھوڑو گے تو میں اپنی وسیع رحمت کے نتیجہ میں تمہیں بدلہ دوں گا۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

پس میں نے بتایا ہے کہ جزا لینے اور جزا دینے کے متعلق قرآن کریم نے بعض احکام دیئے ہیں جو اصولی ہیں۔ تفصیلی نہیں اور جہاں کسی پر ظلم ہوا ہے تو اس ظلم کا بدلہ لینے یا خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر بدلہ لینے کا ارادہ ترک کر دینے کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے

بعض اصولی احکام دیئے ہیں

اور وہ یہ کہ جزا اور بدلہ اور مکافات سے تعلق رکھنے والے فیصلے خالصتاً اللہ کے لئے ہونے چاہئیں۔ اگر یہ فیصلے خالصتاً اللہ کے لئے نہیں ہوں گے تو تمہاری نمازیں یہ ثابت نہیں کریں گی کہ تم خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرتے ہو۔ بلکہ ان احکام کو توڑ دینا یہ ثابت کرے گا کہ تم خدائے واحد و یگانہ کی پرستش نہیں کر رہے۔ اس لئے اگر تم خدا کی حقیقی پرستش کرنا چاہتے ہو تو عبادت کے اس تقاضا کو پورا کرو کہ جزا لینے اور جزا دینے کے متعلق تمہارے فیصلے خالصتاً اللہ کے لئے ہوں، اسکی محبت میں ہوں اس کی اطاعت میں ہوں اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر ہوں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

درخواست دعا

۱- خاکسار کے ایک دوست چوہدری چراغ حسین صاحب ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب سانگلہ ہل کو سخت مالی پریشانیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ (چوہدری نذیر احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۲- ہمارے ایک غیر احمدی دوست سردار نذر محمد خان صاحب جتوئی ایک مقدمہ کے سلسلہ میں سخت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی تکالیف دور فرمائے۔

(خاکسار غلام حیدر احمدی سکنہ جتوئی)

تاریخِ اسلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائم کردہ نظام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بڑا کارنامہ آپ کا مرتب کیا ہوا آئین حکومت اور نظام ہے۔ جس نے مسلمانوں کو دینی دنیوی طور پر اوج ترقی پر پہنچا دیا۔

ملکی نظام

حضرت عمر فاروقؓ نے دس سالہ عہدِ خلافت میں نظام حکومت کو بہت زیادہ وسعت دی۔ تمام مقبوضات کو آٹھ صوبوں پر تقسیم کیا۔ (۱) مکہ (۲) مدینہ (۳) شام (۴) جزیرہ (۵) بصرہ (۶) کوفہ (۷) مصر (۸) فلسطین ان کے علاوہ مشرق میں خراسان، فارس اور آذربائیجان کے تین صوبے الگ تھے۔

حکام کا انتخاب

حضرت فاروق عاملوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لیتے تھے۔ اور ہر کام کے لئے اسی شخص کو منتخب کرتے تھے۔ جو اس کا اہل ہوتا تھا۔ اور جس سے بہتر وہ فریضہ کوئی دوسرا شخص انجام نہ دے سکتا تھا۔ اسی طرح ہر عامل اپنے مقبوضہ فرائض کو توڑ کر انجام دیتے ہوئے ثابت کر دیتا تھا کہ اس جگہ کے لئے اسی کا تقرر صحیح ہے

حکام کے اختیارات۔ فرائض اور احتساب

حکام کے اختیارات اور احتساب کا معاملہ اور بھی زیادہ مشکل تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ ہر حاکم کو تقرر کے وقت ایک دستاویز دیتے تھے۔ جس میں تمام اختیارات کی تفصیل درج ہوتی تھی۔ اور وہ دستاویز صدر مقام میں ایک بہت بڑے عام مجمع کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی تھی۔ تاکہ عوام بھی اس سے مطلع ہو جائیں۔ ہر حاکم اس بات کا حلف اٹھاتا تھا۔ کہ:۔

"باریک کپڑے نہ پہنوں گا۔ چھنا ہوا آٹا نہ کھاؤں گا۔ حاجتمندوں کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا رکھوں گا۔ کوئی حاکم مقررہ مالی واسباب سے زیادہ جمع کرنے کا مجاز نہ تھا۔

صوبوں کے عاملوں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ سب کے سب حج کے موقع پر مکہ حاضر ہو کر یہ فریضہ انجام دیں۔ دربار خلافت کا یہ فرمان حاکموں کے لئے تازیانہ عبرت تھا وہ اس کی مصلحت کو بخوبی سمجھ کر تحفظ عزت اور حفظ و وقار کے پیش نظر رعایا کے ساتھ بے جا سختی کرنے سے باز رہتے تھے اور کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ آنے دیتے تھے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اگر ذرا سی بھی لغزش ہو گئی تو بھری محفل میں سزا دی جائے گی اور ان کا دامن احترام داغ رسوائی سے آلودہ ہو جائے گا۔ اگر امیر المومنین کے کان میں یہ بھنک بھی پڑ جاتی تھی کہ فلاں حاکم کے دربار میں عوام کی رسائی نہیں ہو سکتی تو تحقیق و تصدیق کے بعد اسے فوراً موقوف کر دیتے تھے اعمال کے اخلاق و کردار کی بھی خاص طور پر نگرانی کی جاتی تھی

محکمۂ عدالت

خلیفۂ وقت نے تمام قصبوں میں عدالتیں مقرر کر کے قاضی مقرر کئے۔ اور دستور قضاء کے متعلق حسب ذیل فرمان تحریر کیا:۔

"قضا ایک اہم فریضہ ہے لوگوں کو اپنے حضور میں مجلس میں اور انصاف میں مساوی رکھو تاکہ کمزور انصاف سے ناامید نہ ہوں اور معزز شخص کو رعایت کی امید پیدا نہ ہو۔ مدعی پر بار ثبوت اور انکار کرنے والے پر قسم ہے صلح روا ہے مگر کیسی وہ جس سے حرام حلال اور حلال حرام نہ ہونے پائے اگر کل تم نے کوئی فیصلہ کیا اور بعد میں زیادہ غور و خوض سے وہ حق بجانب ثابت نہ ہوا تو تم اسے بدل سکتے ہو۔ جو مسئلہ مشکوک ہو اور قرآن و حدیث سے حل نہ ہو سکے۔ اس پر مسلسل غور کرو۔ اس کی مثالوں کو سمجھ کر ان پر قیاس کرو جو شخص ثبوت پیش کرنا چاہے۔ اس کے لئے ایک میعاد مقرر کر دو۔ اگر وہ ثبوت بہم پہنچا دے تو اس کا حق دلا دو۔ ورنہ مقدمے کا فیصلہ اس کے خلاف کر دو۔ ان لوگوں کے سوا جنہیں دُرّے لگانے کی سزا دی گئی ہو یا جنہوں نے جھوٹی گواہی دی ہو یا دراثت مشتبہ ہو۔ تمام مسلمان ثقہ ہیں"۔

قاضیوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ:۔

"مقدموں میں سب سے پہلے قرآن حکیم کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر قرآن عزیز میں وہ صورت درج نہ ہو تو حدیث شریف دیکھو۔ اگر اس میں بھی نہ ہو تو اجماع سے ورنہ اجتہاد سے کام لو"۔

قضاء کا نہایت اہم ذمہ دارانہ عہدہ استرول کی مالا ہے۔ قاضیوں کے انتخاب میں بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسلئے حضرت عمر فاروق اس نازک معاملے میں بے حد احتیاط سے کام لیتے تھے۔ اور انہیں حضرات کو اس منصب جلیلہ پر فائز کرتے تھے جن کا علم اتقا تدبر اور قوت فیصلہ سب کے نزدیک مسلم ہوتی تھی۔ مثلاً مدینہ میں حضرت زیدؓ بن ثابت، کوفہ میں حضرت عبد اللہؓ بن مسعود اور حضرت شریحؓ اور دیگر مقامات میں حضرت ابو مریم حنفیؓ، حضرت جمیلؓ بن عمر حضرت عبد الرحمٰنؓ بن ربیعہ، حضرت سلمانؓ بن ربیعہ باہلی، حضرت ابو قرہ کندی اور حضرت عمرانؓ بن حصین اس عہدہ عالیہ پر سرفراز تھے۔

رشوت ستانی کے جرم کا قلع قمع کرنے کے لئے انہوں نے قاضیوں کی معقول تنخواہیں مقرر کیں۔ مثلاً حضرت شریحؓ اور حضرت سلمانؓ بن ربیعہ پانچ پانچ سو درہم ماہانہ مشاہرہ پاتے تھے۔

پولیس

امن عامہ کے لئے حضرت عمر فاروقؓ نے پولیس کا ایک نیا مستقل محکمہ قائم کیا۔ جس کے سلسلے میں بہت سے جیلخانوں کا قیام عمل میں آیا۔ مکہ کے علاوہ کوفہ اور دوسرے ضلعوں میں بھی جیلخانے قائم کئے۔ جن سزاؤں کی تفصیل قرآن میں نہیں ملتی ان میں ترمیم کر دی گئی۔ مثلاً ہمیشہ مست شراب رہنے والے اشخاص کے لئے قید کی سزا تجویز کی گئی۔

مالی نظام

امیر المومنین نے خراج و محاصل کے صیغے کی بنیاد رکھی۔ اور اس ضمن میں عراق کی اراضی کا بندوبست کر دیا۔ پیداوار کے لئے مالگذاری کی شرح مقرر کی۔ ذمیوں کی رضامندی کا خاص خیال رکھا گیا۔ مصر کے محاصل سالانہ پیداوار کی کمی و بیشی کے مطابق مقرر کئے گئے۔ مصر و شام وغیرہ میں جاگیرداری کا پرانا طریقہ منسوخ کر کے اراضی کو اصلی باشندوں اور کاشتکاروں کے قبضے میں دے دیا گیا اور مسلمانوں کو خرید زمین سے روکنے کے لئے قانون بنا دیا گیا۔

انہوں نے زمین کو آباد کرنے اور زراعت کو فروغ دینے کے لئے ایک ایسا قانون وضع کیا کہ تھوڑے ہی عرصے میں ویران زمینوں کی آبادی اور فصلوں کی شادابی سے ہر طرف لہر بہر ہو گئی۔

صیغہ آبپاشی

کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے نہریں جاری کیں اور ان سے شاخیں نکالنے تالاب بنانے بند باندھنے اور پانی کی تقسیم وغیرہ کے لئے آبپاشی کا محکمہ قائم کیا

آمدنی کے متفرق ذرائع

مذکورہ بالا محاصل کے علاوہ آمدنی کے اور متفرق ذرائع بھی تھے۔ مثلاً زکوٰۃ عشور، جزیہ، مال غنیمت۔ زکوٰۃ صرف مسلمانوں سے وصول کی جاتی تھی۔ عشور تجارتی محصول تھا۔ چونکہ دوسری حکومتیں اپنے علاقوں میں مسلمان تاجروں سے ٹیکس لیتی تھیں۔ اس لئے حضرت عمر فاروقؓ نے بھی بیرونی تاجروں سے اسی قدر ٹیکس لینا شروع کر دیا۔

(باقی)

موصیات کے متعلق جائزہ جلد بھجوائیں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ شہادت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ موصیوں کا جائزہ لیا جائے۔ چنانچہ بار بار الفضل میں اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ نائب صدر موصیات جلد از جلد اپنی لجنہ کی موصیات کا جائزہ حسب ذیل طریق پر بھجوائیں۔

۱۔ آپ کی لجنہ میں کل کتنی موصیات ہیں؟

۲۔ ان موصیات میں سے کتنی ناظرہ قرآن مجید پڑھی ہوئی ہیں؟

۳۔ ناظرہ جاننے والی موصیات میں سے کتنی ترجمہ قرآن مجید جانتی ہیں؟

اس جائزہ کو بھجوانے کے بعد ہر ماہ رپورٹ آنی چاہیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کہ ہر موصی کو کم از کم ناظرہ پڑھا چاہیئے ناظرہ جاننے والیاں ناظرہ پڑھائیں۔ ترجمہ جاننے والی ترجمہ۔ کتنی موصیات آپ کے حلقہ میں پڑھا رہی ہیں۔ الفضل میں جو گذشتہ اعلان شائع ہوا ہے۔ اس کے بعد صرف مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لجنہ دارالیمن غربی ۳۔ لجنہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد۔ لجنہ اوکاڑہ لجنہ کراچی۔ لجنہ لاہور۔ لجنہ گولیکی۔ ابھی تک بہت سے شہروں کی لجنات کی طرف سے بھی رپورٹیں موصول نہیں ہوئی کل سینتیس لجنات نے اس وقت تک اپنا جائزہ بھجوایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر ڈھائی ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اتنے عرصہ میں تو سارے پاکستان کی لجنات کی طرف سے یہ جائزہ مل جانا چاہیئے تھا۔ اب اس اعلان کے بعد جس شہر یا قصبہ یا گاؤں کی لجنہ نے اپنی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ بھجوا دیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

تقریب شادی

خاکسار کی اہلیہ کے عزیز محمد حنیف صاحب ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم آف وڈالہ کلاں امرتسر حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کی برات بروز جمعرات ۲۹/۸/۶ ۲۶ سانگلہ ہل سے احمد نگر نزد ربوہ پہنچی۔ جہاں مولانا ابو العطاء صاحب فاضل امیر مقامی ربوہ نے عزیز کا نکاح محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب مہاجر قادیان حال احمد نگر سے بعوض ۲۵۰۰/- روپے حق مہر پڑھا۔ اسی روز عزیز موصوف کے برادر کلاں مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں سانگلہ ہل کے احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت رشتہ داروں اور احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لیے دینی و دنیوی لحاظ سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خاکسار (صوفی) کریم بخش ذیروی کریانہ مرچنٹ زیرہ ہاؤس گولبازار ربوہ)

چندہ جات انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے چندہ جات کی شرح یہ ہے

۱۔ چندہ مجلس نصف پیسہ فی روپیہ آمد پر بشرطیکہ یہ چندہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو

۲۔ چندہ سالانہ اجتماع جو کم سے کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن

چندہ کی یہ شرح اس قدر قلیل ہے کہ مجلس کا ہر رکن اسے بڑی آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ اس کار خیر میں جلد از جلد حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان ولادت: میرے چھوٹے بیٹے عزیزم سید داؤد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود محترم سید احمد علی شاہ صاحب کی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ ۲۲

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولہویں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس کے لئے ۱۱ تا ۲۵ وفا ۱۳۴۸ ہش / جولائی ۱۹۶۹ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں یہ کلاس بشرط اجازت ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔

اس کلاس کا نصاب۔ قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ قواعد عربی۔ عربی بول چال۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہوگا۔ مرکز کے دینی ماحول میں قیام۔ دینی تعلیم اور تربیت کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے۔ قائدین مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس کے لئے ضرور بھجوائیں۔ کلاس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہے کہ وہ خواندہ ہوں یعنی کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں۔ جو امسال میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ ہو رہے ہیں۔ انہیں بالخصوص زیادہ سے زیادہ تعداد میں کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوایا جائے۔

احمدی والدین کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں اس سلسلہ میں مقامی خدام الاحمدیہ کے قائد سے رابطہ قائم کریں۔

جملہ قائدین کی خدمت میں التماس ہے کہ خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں۔ ان کے اسماء اور کوائف سے ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ سالانہ تربیتی کلاس
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وقف جدید کے سال کا نصف حصہ ختم ہو چکا ہے!

کیا آپ نے اپنا اس میں حصہ ادا کر دیا ہے

احباب کو علم ہوگا۔ کہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور اب جون (احسان) کا مہینہ گذر چکا ہے ابھی تک سینکڑوں احباب ایسے ہیں کہ جن کے وعدے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں۔ مگر جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے کے مطابق نصف ادائیگی بھی نہیں کی۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ برادرم جلد از جلد اس نہایت ہی اہم تحریک میں حصہ لے کر اپنے وعدے جلد از جلد پورے فرما دیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

معطی حضرات ایوان محمود کی خدمت میں

معطی حضرات ایوان محمود کے اسمائے گرامی کندہ کروائے گئے ہیں۔ ایسے احباب جن کے وعدہ کی ادائیگی میں سے کچھ بقایا ہے۔ ان سے التماس ہے کہ جلد جلد بقایا ادا فرمائیں تاکہ ان کے اسمائے گرامی بھی کندہ کرائے جا سکیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۲۲ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام مقبول احمد تجویز فرمایا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام عزیز مقبول احمد سلمہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں

(سید محمود احمد شاہ مدرسہ تو الاضلع سیالکوٹ)

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت کا مقام اور شان کیا تھی کارڈ آنے پر۔ مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

تریاقِ اٹھرا۔ اٹھرا کے لئے کورس -/۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۳

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مکرم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کنری ضلع تھرپارکر کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔	مکرم مولوی عبدالباقی صاحب	۱۰۰ —	روپے
۲۔	" مقصود احمد خاں صاحب	۱۰۰ —	"
۳۔	" ایس۔ بی ریحانہ صاحبہ اہلیہ " "	۵۰ —	"
۴۔	" ماسٹر فضل الدین صاحب طارق	۳۰ —	"
۵۔	" چوہدری عبدالسمیع صاحب بھٹی (خود)	۱۰۰ —	"
۶۔	" " از طرف والد صاحب مرحوم	۱۰۰ —	"
۷۔	" میر احمد صاحب حفیظ	۱۰۰ —	"
۸۔	" علی محمد صاحب ارائیں	۲۰۰ —	"
۹۔	" عبدالمجید صاحب ارائیں	۱۵۰ —	"
۱۰	" ملک غلام احمد صاحب	۱۰۰ —	"
۱۱	" فضل کریم صاحب کمیشن ایجنٹ	۱۰۰ —	"
۱۲۔	" چوہدری محمد رفیق صاحب	۱۰۰ —	"
۱۳۔	" منشی فضل الدین صاحب کاہلوں	۲۰ —	"
۱۴۔	" محمد دین صاحب	۲۰ —	"
۱۵۔	" حنیف علی صاحب شاہد	۵۰ —	"
۱۶۔	" مولوی رستم علی صاحب	۱۰ —	"
۱۷۔	" عبدالحق صاحب ارائیں	۵۰ —	"
۱۸۔	" چوہدری اللہ بخش صاحب و مظفر احمد صاحب	۱۷ —	"
۱۹۔	" " عبدالغفور صاحب بھٹی	۵ —	"
۲۰۔	" مستری محمد حنیف صاحب	۲۵ —	"
۲۱۔	" عطاء اللہ صاحب واقف زندگی	۱۵۰ —	"
۲۲۔	" ماسٹر فضل کریم صاحب خود	۱۰ —	"
۲۳۔	" " منجانب دادی صاحبہ مرحومہ	۱۰ —	"
۲۴۔	" " " دادا صاحب مرحوم	۱۰ —	"
۲۵۔	" " والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۰ —	"
۲۶۔	مکرم ماسٹر فضل کریم صاحب منجانب والد صاحبہ مرحوم	۱۰ —	"
۲۷۔	" " " اہلیہ صاحبہ مرحومہ	۱۰ —	"
۲۸۔	" چوہدری اکبر علی صاحب (صحابی)	۱۰۰ —	"
۲۹۔	" سید سعید احمد شاہ صاحب	۵۰ —	"
۳۰۔	" فتح محمد صاحب	۲۰ —	"
۳۱۔	" منیر احمد صاحب	۳۰ —	"
۳۲۔	" عبداللطیف صاحب ارائیں	۱۰۰ —	"
۳۳۔	مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب مرحوم	۱۰۰ —	"
۳۴۔	" " " منجانب خاوند مرحوم	۱۰۰ —	"
۳۵۔	مکرم خادم حسین صاحب	۱۵ —	"
۳۶۔	" فضل احمد صاحب بھٹی	۷۵ —	"
۳۷۔	" ملک نذیر احمد صاحب	۲۰ —	"
۳۸۔	" ملک امان اللہ صاحب	۱۰۰ —	"
۳۹۔	" ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	۵۰ —	"
۴۰۔	" سید عمر شاہ صاحب	۳ —	"
۴۱۔	" علی احمد صاحب	۲۰ —	"
۴۲۔	" سیٹھی رشید احمد صاحب	۱۰۰ —	"
۴۳۔	" مستری عبدالرحمٰن صاحب	۱۵۰ —	"
۴۴۔	" صوفی فضل کریم صاحب	۱۰۰ —	"
۴۵۔	" مولوی عبدالکریم صاحب	۳۰ —	"
۴۶۔	" ماسٹر محمد شریف صاحب	۳۰ —	"
۴۷۔	" مظفر احمد صاحب ابن احمد علی صاحب	۲۵ —	"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا

بواسیر خونی ہو یا بادی "پائلز کیور" کے صرف چار کیپسولوں سے ختم۔ مکمل کورس -/۱۰ روپے۔ تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک بالکل مفت

کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اسلام آباد اور راولپنڈی میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لینے اور دینے کے خواہشمند احباب ہماری خدمات سے استفادہ کریں۔

ایکسچینج سنٹر۔ اب پارہ۔ اسلام آباد

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپکو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولیے۔ جاء نماز تھوک و پرچون ملسکتے ہیں وسیم ٹیکسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (منیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نمبر ٹیبل	۱	۲	۲	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ سہ پہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ سہ پہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۴-۵۴	۹-۱۵														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۵-۳۰	۲-۳۰														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔

محمد علی ظفر (منیجر)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد رانا ڈینٹسٹ

ہمدرد نسواں (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۳۰ روپے

حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے علاوہ اور امور میں اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور متواتر مالی قربانی کرتے رہیں اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کی۔ دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے انبار سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے زیبا نہیں ہے کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے اور دنیوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التوا میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایادار بننے کی عادت ہو جائے گی۔ جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں۔ دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بقایادار دوست اسی طرح بقایادار بنتے ہیں۔ پس اے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اپنی وصیتوں کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی میں سے حصہ آمد کی رقم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کر دیا کریں۔ گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں۔ تاکہ ان کا عہد "دین کو دنیا پر مقدم" کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ ہو۔

دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کی فوقیت کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں یہ تو حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم ہے۔ میں چند دن کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں۔"

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر جو فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلانات برائے مولوی بدر دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید

مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید جو ساہیوال اور ملتان کی جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے بھجوائے گئے تھے۔ اس اعلان کو پڑھ کر عازم مرکز ہو جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

باموقعہ قابل فروخت مکان

محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں ایک نہایت ہی باموقعہ پختہ مکان فوری قابل فروخت ہے

ق۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

اگر آپ فلسفہ نماز کی ستائیس درجوں میں تقسیم دیکھنی چاہیں تو

نماز مترجم

(مرتبہ ماسٹر محمد احمد صاحب سیالکوٹی)

کے ۶۵ پر ملاحظہ فرمائیں قیمت ۲۵ روپے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ۔ لاہور

خدا کے فضل سے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

گھریلو اور مرغی خانہ کی ضروریات کے لئے

سینکڑوں کی تعداد میں ایک روزہ چوزے (۱۵۰ روپے سینکڑہ) تین ہفتہ کی پٹھیاں (۲۵۰ روپے سینکڑہ) مرغیاں بٹھانے والے انڈے (۶/- روپے درجن) سارے مغربی پاکستان میں سپلائی کر رہا ہے۔ آپ بھی جلد چوزوں اور پٹھیوں کا آرڈر بک کریں نیز جملہ ضروریات مرغی خانہ مثلاً خوراک، اجزاء خوراک، خشک گوشت، خشک دودھ مچھلی، خون، ہڈی، کھل بنولہ بغیر چھلکا، کھل تل، چوکر، ممنی، چوری۔ ٹی ایم ۵ ویٹاپول، تیلی مچھلی، کیکہ جات رانی کھیت، چیچک، کیڑے مار ادویہ وغیرہ ارزاں ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں۔

(مینیجر)

نیو پائلز کورس

بواسیر خونی و بادی کی مجرب دوا۔ ۴/- کیپسول اور ٹکیاں

مفت فہرست مجربات اور نمونہ کی خوراک مفت

شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

قابل انکار سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ

الفرقان ربوہ

ماہنامہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶/ روپے

(مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲/- روپے فی تولہ ۱/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود سابق

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۶ر احسان تا یکم وفا ۱۳۴۸ ہش

۱۔ ۲۳ر ماہِ احسان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مری میں ہی قیام فرما ہیں۔ گزشتہ ہفتہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

---

۲ ۲۷ر احسان کو ربوہ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی رو سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض توحید کا قیام اور لوگوں میں باہم محبت و اخوت پیدا کر کے انہیں وحدت کی لڑی میں پرونا ہوتی ہے۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے وہ ایک جماعت قائم کر کے اسے ان ہر دو اوصاف سے متصف کرتے اور پھر اس کے ذریعہ سے باقی انسانوں کو راہ راست کی طرف لاتے ہیں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو کل دنیا پر غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ہم بحیثیت جماعت باہمی محبت و اخوت کو ترقی دے کر اپنے درمیان بنیان مرصوص کی کیفیت کو نمایاں سے نمایاں تر کرتے چلے جائیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بغض و حسد اور کینہ وغیرہ سے بکلی مجتنب رہتے ہوئے باہمی محبت و اخوت اور اتحاد و اتفاق کو لازم پکڑنے اور اپنے اس امتیاز کو نہ صرف برقرار رکھنے بلکہ اسے نمایاں سے نمایاں تر کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

۳۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد آجکل مغربی پاکستان کی بعض جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ آپ کے متعلق پچھلے دنوں اطلاع موصول ہوئی تھی کہ کوئٹہ کے سفر میں آپ کو خون کی قے آئی تھی جس کے بعد آپ بہت بیمار ہو گئے۔ کوئٹہ میں ڈاکٹروں نے آپ کا معائنہ کر کے علاج تجویز کیا۔ اب وہاں آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ ۲۹ر ماہ احسان کو تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ جس میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کے چیئرمین محترم جناب ڈاکٹر حمید الدین نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ آپ نے خطبہ اسناد میں اس امر پر زور دیا کہ طلباء قوم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور قوم کے مستقبل کا تمام تر دارومدار انہی پر ہے۔ آپ نے فرمایا اگر ہمارے طلباء خلوص و صداقت، حقیقت پسندی اور حصول کامیابی کے جائز استحقاق کے اوصاف سے پورے طور پر متصف ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو دنیا کی عظیم ترین طاقتوں میں شمار ہونے سے نہیں روک سکتی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے خبردار فرمایا کہ خود فریبی و فریب کاری اور بے استحقاق حصول کامیابی کا رجحان قومی ترقی و عروج کی راہ میں روک ثابت ہو سکتا ہے اور اس عظمت و عروج کو الٹ دے سکتا ہے جس کا پاکستان بجا طور پر مستحق ہے۔ آپ نے اپنے پُرمغز فکر انگیز خطبہ میں طلباء میں بعض غلط اور مہلک قسم کے رجحانات اور ان کے اسباب و عوامل کی نشاندہی فرما کر اصلاح احوال کے طریق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آپ نے خطبہ کے آخر میں تعلیم الاسلام کالج کے اعلیٰ تعلیمی معیار، شاندار نتائج، متعدد سکالرشپس کے حصول، کھیلوں اور زائد نصاب مجلسی سرگرمیوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے اور طلباء کو کردار سازی کے اوصاف سے متصف کرنے پر کالج کے سربراہوں، نگران سٹاف اور طلباء کو مبارکباد دی۔

کراچی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

دنیا کی بارہ مختلف زبانوں میں تقاریر

امسال ماہ ربیع الاول میں کراچی میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بین الاقوامی زبانوں میں کتب نادرہ اور مخطوطات کی نمائش ۲۹ر مئی سے ۱۵ر جون تک ہوئی۔ اس نمائش کے آخری روز ۱۵ر جون کو ایک بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقد کی گئی جس میں دنیا کی مختلف بارہ زبانوں میں مختلف علاقوں کے اصحاب نے اپنی اپنی زبان میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ یہ جلسہ جائے نمائش کے سامنے بندر روڈ کے پہلو میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کو شامیانہ اور روشنی سے مزین کیا گیا تھا۔ حاضرین کی نشست کا انتظام کرسیوں پر تھا جو کہ ناکافی ثابت ہوئیں اور سینکڑوں افراد نے کھڑے ہو کر جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ جلسہ کا اعلان ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ کیا گیا۔ اور معززین کو دعوتی کارڈ ارسال کئے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ اہالیان کراچی نے اس منفرد اور شاندار جلسہ میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

جلسہ کا آغاز محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ اس کے بعد جلال الدین صاحب نے نظم پڑھی جس کا پہلا شعر ہے:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اس کے بعد مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ نے جلسہ کا تعارف کرایا اور سیرت کونسل کراچی کے زیر اہتمام مختلف زبانوں میں اپنی نوعیت کے منفرد جلسہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بین الاقوامی مشن کا زندہ شاہکار قرار دیا۔ اس کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ نیز مقرر کا مختصر تعارف خاکسار نے پیش کیا۔ پہلی تقریر مکرم عبدالجبار صاحب ہیل (جو سکاٹ لینڈ کے رہنے والے نومسلم ہیں) نے کی۔ گجراتی میں جناب جی ایم پٹیل نے فرانسیسی میں فرانس کے قونصل جنرل موسیو بی مونیٹر نے سندھی میں احمد بخش صاحب نے جاپانی میں مولوی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ جاپان نے جرمن میں ڈاکٹر بشارت علی صاحب سوشیالوجی ڈیپارٹمنٹ کراچی یونیورسٹی نے ترکی میں جناب احسان زمرانی صاحب اور جناب فکری صاحب نے چینی زبان میں ڈاکٹر محمد علی وانگ صاحب نے بنگال کی زبان میں مسٹر احمد المنصور نے بنگالی میں عبید الرحمٰن بھیاں صاحب نے اور عربی زبان میں فلسطین کے مکرم عبدالہادی صاحب نے تقاریر کیں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ سامعین نے باوجود ان زبانوں کو نہ سمجھنے کے اپنی پوری دلچسپی کا اظہار کیا اور جلسہ کو پوری خاموشی اور توجہ سے سنا۔ بعض تقاریر کا ترجمہ میں بھی پیش کیا گیا۔ ان مختلف تقاریر کے درمیان مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اردو زبان میں تقریر کی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام قاب قوسین کی تشریح فرمائی اور احسان الحق اعجاز صاحب نے منظوم سلام بحضور خیر الانام "خوش الحانی سے پڑھا اس کے بعد آخری تقریر مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے فرمائی۔ آپ نے اپنی پون گھنٹہ کی جامع تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ اور سیرت مطہرہ کے مختلف پہلو بیان فرمائے اور خاص طور پر توحید خالص کے قیام کے لئے حضور علیہ السلام کی بے مثال قربانیوں کا تذکرہ فرمایا اور دیگر انبیاء سے ان کا تقابلی جائزہ پیش فرمایا۔ آپ کی تقریر کامل توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب چوہدری احمد مختار نے جماعت کی طرف سے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا اور دعا پر یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں اور ریڈیو سے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کی تقریر کو پیش کیا گیا۔

عبدالرحیم بیگ
سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴